سوال

(86)انگلیوں پر تسبیحات کا گننا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذکر شرعی کا انگلیوں پر حساب رکھنے کا کوئی خاص طریقہ ہے جس طرح کوئی انسان چاہے انگلیوں پر شمار کر سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم نے مسئلہ : (نمبر8)میں تسبیح اور انگلیوں پر ذکر کا حکم تفصیل سے بیان کر دیا ہے ۔ مطلوبہ مسئلہ میں ہم کہتے ہیں ،حدیث صحیح سے ثابت ہے جیسے ابوداؤد(1 28) رقم : (1502)میں بروایت عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں ،وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تسبیحات دائیں ہاتھ سے گنا کرتے تھے ،ترمذی(2 :رقم :3652-3733)،ابن ماجہ(1 299)احمد(2 204)مشکاۃ(1 رقم :2406)اوراسی طرح مستدرک(1 547)۔

دوسری حدیث :ابوداؤد(1 280)نے بروایت یسیرہ رضی اللہ عنہما ذکر کیا ہے ، وہ خبر دیتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا ہے وہ تکبیر ،تقدیس اور تہلیل کا خیال رکھیں اور انہیں انگلیوں پر گنا کریں ،ان (انگلیوں) سے پرسش ہوگی اور ان سے باتیں کروائی جائیں گی ، اس کی سند حسن ہے ۔ مشکوۃ(1 202)ترمذی ،نے اسے نکالا ہے تحفہ(4 284)احمد(6 370)۔

مبارک پوری تحفہ (4 283)میں کہتے ہیں '' واعقدن ''یعنی تسبیحات کا شمار انگلیوں پر کریں ان کو بند کر کے سروں پر اور عقد الشيء بالانامل '' کے معنی ہے : کسی چیز کو انگلیوں کے ذریعے شمار کرنا ۔ جاننا چاہیے کہ عربوں کا گنتی کا معروف طریقہ ہے جس پر ان کا توافق چلا آرہا ہے جو اکائیوں ''عشروں ''سینکڑوں اور ہزاروں کی مختلف انواع پر مشتمل ہے ۔

اکائیوں میں وہ ایک کے لیے چھنگلی کو ہتھیلی کی طرف بند کر لیتے ہیں ، دو کے لیے وہ اس کے ساتھ ساتھ انگلی بھی بند کر لیتے ہیں اور تین کے لیے دونوں کے ساتھ بیچ والی انگلی بھی بند کر لیتے ہیں ، چار کے لیے وہ چھنگلی کو کھول لیتے ہیں ۔ اور پانچ کے لیے وہ چھنگلی اور ساتھ والی انگلی دونوں کھول دیتے ہیں ۔چھ کے لیے وہ چھنگلی کے ساتھ والی انگلی کو بند کر کے باقی سب انگلیاں کھول دیتے ہیں ۔ سات کے لیے وہ چھنگلی کو ہتھیلی میں انگوٹھے کی جڑ تک پھیلا دیتے ہیں ۔ آٹھ کے لیے ساتھ والی انگلی پر اسی طرح رکھ دیتے ہیں اور نو کے لیے درمیانی انگلی کو بھی ان پر اسی طرح رکھ دیتے ہیں ۔

عشرات (دھاگے) کے لیے انگوٹھا اور شہادت کی انگلی ہوتی ہے پہلے دھاگے (عشر) کے لیے انگوٹھے کے سرے کو شہادت والی انگلی کے پہلو رکھتے ہیں ،دوسرے دھاگے (عشرین) (بیس :20) کے لیے انگوٹھے کو دونوں انگلیوں (شہادتوں والی اور بیچ والی) کے درمیان رکھتے ہیں ۔ اور تیس کے لیے شہادت والی انگلی کا سرا انگوٹھے کے سرے پر رکھتے

ہیں اور چالیس کےلیے انگوٹھے کو شہادت والی انگلی کے درمیانے بند پر رکھتے ہیں ،اور پچاس کےلیے انگوٹھے کو شہادت والی انگلی کی جڑکی طرف موڑتے ہیں ، اور ساٹھ کےلیے چالیس کے برعکس شہادت والی انگلی کو انگوٹھے کی پشت پر جوڑتے ہیں ۔ اور ستر کےلیے انگوٹھے کا سرا شہادت والی انگلی کے درمیان بند پر گراتے ہیں اور اس کا سرا انگوٹھے کی طرف موڑتے ہیں ۔ اور اسی کےلیے شہادت والی انگلیکیے اس جانب پھیلادیتے ہیں جو انگوٹھے کی طرف ہے اور نوئے کےلیے شہادت والی انگلی کو انگوٹھے کی جڑکی طرف موڑدیتے ہیں ۔ اور سینکڑے نوسوتک اکائیوں کی طرح ہیں بائیں ہاتھ میں اور ہزار دہاکوں (عششرات) کی طرح ہیں بائیں ہاتھ میں ۔

مرقات (5 118 119) میں ہے ''واعقدن بالانامل'' کا معنی ہے تسبیحات کی گنتی انگلیوں اور اس کے سروں سے کرو ، اس سے دلالت ہوتی ہے کہ صحابہ میں یہ مخصوص حساب اور عقد جاننے والے تھے ۔

اور ابن عمر کی یہ معرفت رکھنا اس مشہور حدیث کے منافی نہیں جس کے راوی بھی وہی ہیں کہ ''ہم امی امت ہیں لکھنا اور حساب کرنا نہیں جانتے''کیونکہ اسے یا تو اکثر پر حمل کریں گے یا نفی حساب مذموم پر حمل کریں گے جو علم نجوم تک پہنچتا ہے ۔ ملخصاًالنوی شرح مسلم (1 216) احمد (2 131)۔

مسند احمد (2 341) میں ہے : اور وھیب نے نوے کا عقد کیا ۔ اور بخاری (2 1046) سفیان نے نوے یا سو عقد کیا۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری (13 92) میں تفصیل کرتے ہوئے کہا ہے ،کہ ''عقد حساب یہ عربوں کی اپنی اصطلاح ہے جسے انہوں نے آپس میں تلفظ سے بچنے کےلیے وضع کیا ہے ۔

اور وہ اس کا اکثر استعمال سودوں میں بھاؤ کے وقت کیا کرتے تھے ۔ ایک اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں رکھتا تو تلفظ کیے بغیر دونوں مراد کو سمجھ لیتے تھے ، دیگر حاضرین سے اپنی مراد کو مستور رکھنا مقصود ہوتا تھا ۔ تو جس قدر سد (سکندری) سے کھل گیا تھا اسے نبی ﷺ نے ایسی صفت کے ساتھ تشبیہ دی جو انہیں معلوم تھی ، اور ان عقود کے ساتھ اکثر شعراء نے بھی تشبیہ دی ہے ۔ اس پر غور کرتے ہوئے مجھے ایک لطیفہ ملا ۔ کسی ادیب کا یہ شعر ہے :

[رب برعوت بست منہ]

[وفوادی فی قبضۃ التسعین]

[اسرفہ ید الثلاثین]

[حتی ذاق طعم الحمام فی السبعین]

(کتنے ہی پسوتھے کہ میں نے ان سے رات گزاری اور میرا دل نوے کی مٹھی میں تھا ۔ تیس کے ہاتھ نے اسے گرفتار کیا اور ستر (70) کے ہاتھ نے اسے موت کا مزا چکھایا) اور تیس کا عقد یہ ہے کہ انگوٹھے کو شہادت والی انگلی سے ملا دیا جائے جیسے کہ کوئی سوئی جیسی باریک چیز پکڑ رہا ہو اور ستر کی گرہ یہ ہے کہ انگوٹھے کے ناخن والا کنارہ اندر کی طرف شہادت والی انگلی کے دو بندوں کے درمیان میں رکھ دیا جائے اور شہادت والی انگلی کو اس پر موڑ دیا جائے جیسے کوئی دینار کو کھوٹہ کھر معلوم کر رہا ہو۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے ''عقدانامل'' رسالے میں لکھا ہے ''اس حساب سے ذکر کرنا سنت نبوی ہے اور انہوں نے اردو زبان میں اپنے خاص مطبوعہ رسالے میں ان گرہوں کو تصویروں کے ذریعے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ کیفیت کے ساتھ گن لیا جائے سنت ادا ہو جائیگی لیکن مذکورہ کیفیت افضل ہے ان احادیث کی وجہ سے اور اس لیے بھی صلحا اور متقین میں یہی طریقہ معروف تھا و من اللہ عزوجل التوفیق ۔ رجوع فرمائیں : مصنف ابن ابی شیبہ (2 389-391)۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص](#)

ج1ص185

محدث فتویٰ